REGD. NO. P. 57

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

THE WEEKLY BADR QADIAN.

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۳

شمارہ ۴۷

شرح چندہ
سالانہ ۔/۷ روپے
ششماہی ۔/۴ "
ممالک غیر ۔/۸ "
فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری

نائب:
فیض احمد گجراتی

۱۹ نبوت ۱۳۴۳ ہش	۱۴ رجب ۱۳۸۴ھ	۱۹ نومبر ۱۹۶۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۴ نومبر بوقت ½۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی شروع رات بے چینی رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۷ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

گورنر پنجاب جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب سے

گورداسپور میں جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

مورخہ ۱۱/۶۴ ۷ کو محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ و ناظر امور عامہ و پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان کے پاس جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا آدمی آیا اور ان پیغام دیا کہ محترم جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب گورنر پنجاب مورخہ ۱۱/۶۴ ۸ کو گورداسپور تشریف لا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے وفد کو بھی ان سے ملنے کا موقعہ ہے۔ چنانچہ ۱۱/۶۴ ۸ کو قریباً بارہ بجے جماعت احمدیہ کا وفد بذریعہ موٹر کار گورداسپور روانہ ہوا۔ وفد میں محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نائب ناظر بیت المال۔ محترم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور چوہدری عبدالقدیر صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ تھے۔ قریباً ساڑھے تین بجے ضلع کے اکابرین کی ملاقات گورنمنٹ ریسٹ ہاؤس میں جناب گورنر صاحب سے ہوئی۔ جب سے پہلی ملاقات سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے و پردھان ضلع پریشد گورداسپور و پردھان مارکیٹ کمیٹی قادیان کی ہوئی۔ ان کے بعد تین چار ملاقاتیں اور ہوئیں۔ اور پھر جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات ہوئی۔ جناب حافظ صاحب نے سب ممبران وفد کو کھڑے ہو کر خوش آمدید کہہ کر مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد قادیان کے دورے مرکز احمدیت میں افراد جماعت کے قیام وغیرہ کا تذکرہ ہوا۔ اور جماعت کی طرف سے تقسیم ملک کے بعد حکومت سے تعاون کی تفصیل بتائی گئی۔ اور اس کے بعد مرکز احمدیت قادیان میں رہنے والے افراد کی فعال اسلامی تبلیغی کا مختصر تذکرہ ہوا۔ اور جماعت کی طرف سے تقسیم ملک کے بعد شائع ہونے والے اسلامی لٹریچر میں سے انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی اور اردو کے ۲۷ نسخے پیش کئے گئے جن میں قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی۔ قرآن مجید کا ترجمہ ہندی پارہ اول۔ سیرۃ و سوانح آنحضرت صلعم انگریزی و ہندی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی و ہندی۔ جو توں کیمل گورمکھی و اردو وغیرہ تھے۔ یہ سارا لٹریچر دیکھ کر جناب گورنر صاحب بہت متاثر ہوئے اور فرمایا کہ اسلام کا بنیادی کام تو یہی ہے۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ جماعت کی طرف سے گورنر صاحب کی خدمت میں قادیان آنے کی دعوت بھی دی گئی جس پر انہوں نے وعدہ فرمایا کہ آئندہ جب ادھر کا دورہ ہوگا تو وہ تشریف لائیں گے۔ جناب حافظ صاحب نے ساری بات چیت سن کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا کہ احمدی حکومت کے وفادار رہتے ہوئے قابل قدر خدمت دین کر رہے ہیں۔ باوجود صحت کی کمزوری و ضعف کے جناب حافظ صاحب وفد کی باتیں بہت غور اور توجہ سے سنتے رہے۔ محترم حافظ صاحب کے ساتھ ان کے صاحبزادے عبدالرحمن صاحب بھی تھے۔ دوران ملاقات جناب گورنر صاحب کی طرف سے ممبران وفد کو چائے پیش کی گئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے spokesman کے فرائض محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ادا فرمائے۔ ان کی مدد محترم مولانا عبدالرحمن صاحب اور محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بھی کرتے رہے۔ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور ملاقات کے اختتام پر جناب حافظ صاحب نے ملاقات سے بہت خوشی کا اظہار کر کے ارکان وفد کو رخصت کیا۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا تہترواں

جلسہ سالانہ

۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء کو منعقد ہو رہا ہے

جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء کی تاریخیں رکھی گئی ہیں تاکہ دوست کرسمس کی چھٹیوں اور کرسمس کے دنوں میں ریلوے کے رعایتی کرایہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر اس کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت عہدیداران و مبلغین کی خدمت میں درخواست ہے کہ جمعہ اور دیگر جماعتی اجتماعوں کے مواقع پر یہ اعلان جلسہ سالانہ تک کر کے زیادہ سے زیادہ احباب و زیر تبلیغ دوستوں کو جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرماتے رہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست اس میں شامل ہو کر علمی اور روحانی برکات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ــــــ مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۶۲ء

جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لائیں!

آج سے ۷۰ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے قادیان میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیاد ڈالی۔ اُس وقت سے لے کر اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً ہر سال یہ جلسہ مقررہ تاریخوں پر باقاعدگی سے منعقد ہوتا ہے اور بیرونجات سے آنے والے دوست مرکز سلسلہ میں جمع ہو کر بیسیوں قسم کے روحانی اور جماعتی فوائد سے مالا مال ہو کر جاتے ہیں۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ حسب سابق امسال بھی ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ گویا اب اس بابرکت روحانی اجتماع کے انعقاد میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے۔ جہاں تک مرکز کا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے لئے مناسب تیاریاں شروع کی جا چکی ہیں امید ہے کہ بیرونجات کے احباب بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر اپنے ایمانوں میں جلا پیدا کریں گے۔ اور جلسہ سالانہ کی برکات سے متمتع ہونے کی کوشش کریں گے۔ نہ صرف یہ کہ احباب جماعت خود ہی اس موقعہ پر تشریف لائیں بلکہ مناسب ہو گا کہ اپنے سنجیدہ مزاج دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں جو احمدیت کو قریب سے مطالعہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔

ہمارا تجربہ ہے کہ وہ بیسیوں قسم کی غلط فہمیاں جو مخالفین کی طرف سے عوام میں پھیلائی گئی ہوتی ہیں مرکز میں آ کر ذاتی طور پر حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود بخود دور ہو جاتی ہیں اور احمدیت کا چہرہ نہایت منور رنگ میں سامنے آ جانے کے ساتھ ان پر حق کی صداقت کھل جاتی ہے۔ وہ دیکھ لیتے ہیں کہ کس طرح اسلام کا اصل اور حقیقی چہرہ منور صورت اور روپ میں جماعت ہی پیش کر رہی ہے کیا بلحاظ تبلیغ اور خدمتِ دین اور کیا بلحاظ افراد جماعت کی ذاتی تربیت و اصلاح اور بنی نوع انسان سے [illegible] اور حسن سلوک کے۔

سال کے بعد اپنے روحانی مرکز میں [illegible] جماعت کا [illegible] ہم پہنچانا ہے۔ اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ جو دوست بھی اس مبارک موقعہ پر تشریف لائے جلسہ کے انعقاد کے بعد جب وہ اپنے وطن لوٹے تو انہوں نے اپنے ایمان و اخلاص میں نمایاں ترقی پائی۔ اور خاص قسم کی روحانی قوت سے فیض یاب ہوئے۔ انہوں نے دیکھ لیا کہ جو کچھ بھی بظاہر انہوں نے اس بابرکت سفر میں خرچ کیا تھا اس سے کہیں زیادہ روحانی دولت سے وہ مالا مال ہو کر اپنے گھر آئے۔ ایک مومن کے نزدیک سب سے زیادہ قدر و قیمت کے قابل اُس کا متاعِ ایمان ہے جب اس میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا تو اُن کے اخراجات رائیگاں نہیں گئے بلکہ اپنے ساتھ ایسا نفع لائے جس سے اُن کی روحانیت میں ترقی اور خدمت دین کے لئے خاص ولولہ اور جذبہ پیدا ہوا اُن کی روح میں ایک خاص قسم کی کشش پیدا ہوئی اب خدا کی راہ میں مالی اور جانی قربانی دینے میں پہلے کی نسبت زیادہ انبساط اور بشاشت پاتے ہیں۔ اور یہی وہ نمایاں خدمات ہوتی ہیں جن سے ایمانی حلاوت کا احساس ہوتا ہے۔ اور یہی ایمان میں ترقی اور اضافہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں کسی خاص خدمت کا موقعہ میسر آ جانا بھی اُس کے فضلوں میں سے بڑا فضل ہوتا ہے اور یہ نعمت اُس وقت حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ ایک انسان نیکی کی طرف ہمت کر کے خود نہ بڑھنے کی کوشش کرے۔ اور اپنے اندر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی آرزو اور تمنا نہ رکھے!!

پھر اندرونِ ملک اکناف و جوانب یا دور دراز کے ممالک سے آنے والوں میں باہمی تعارف کا بہترین ذریعہ یہ جلسہ سالانہ ہے احمدیت کے روحانی رشتہ سے اُلفت و محبت کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ اور یہ مبارک جلسہ اس کی پختگی کا باعث بنتا ہے۔ اس طرح احباب جماعت کے باہمی تعلقات بڑھ کر وہ حقیقی رنگ پروان چڑھتی ہے جس کے پیشِ نظر اس برگزیدہ جماعت کا قیام ہوا۔

قادیان کی وہ مبارک بستی ہے جس میں خدا تعالیٰ کا وہ مامور پیدا ہوا جس کے بارہ میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کو سلام پہنچانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے مولد و مسکن اور پھر اس کی آخری آرامگاہ کو آ کر ذاتی طور پر مشاہدہ کرنا ان مقدس مقامات میں چند روز قیام کر کے صالحین کی جماعت کے ساتھ شامل ہو کر اجتماعی دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مجالس میں شریک ہو کر روح میں بالیدگی پیدا کرنے کا ایک نادر موقعہ ہے۔ ہر احمدی کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ان گلیوں میں چلوں پھروں جہاں خدا کے مسیح کے مبارک قدم لگے اور ان مقامات کو دیکھوں جہاں ایک عرصہ تک قیام فرما کر آپ نے اسلام کی اشاعت کا شاندار کام فرمایا ہاں اُسی متبرک مقام سے جہاں مامور من اللہ نے دنیا کو بآواز بلند دعوت دی کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

بیرون ہند کے احباب جماعت تو باوجود شدید تڑپ اور دلی خواہش کے اپنے حالات کی مجبوری کے باعث معذور بھی ہیں۔ مگر ہندوستان میں بسنے والے احباب کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے لئے ایسی کوئی روکاوٹ نہیں۔ ان کے لئے صرف عزم کی ضرورت ہے اور یہ حقیقت ہے جہاں عزم پختہ ہو وہاں کوئی نہ کوئی رستہ ضرور نکل آتا ہے۔ (اذا صدق العزم وضح السبیل) اس لئے جب صورت یہ کہ جلسہ کے انعقاد میں ابھی ایک ماہ باقی ہے کوشش کی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے اسباب پیدا کر دیگا جس کے نتیجہ میں آپ حضرات کے لئے سفر بھی آسان ہو جائے گا۔ وباللہ التوفیق

احباب جماعت کے لئے جلسہ سالانہ میں شرکت کس قدر اہم اور ضروری ہے وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُس تاکید اور تلقین سے ظاہر ہے جو موعود جلسہ میں احباب کو مرکز سلسلہ میں حاضر ہو کر روحانی فیض حاصل کرنے کی غرض سے زبانِ حضور فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کو نہایت ہی جامع الفاظ میں بیان فرماتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔

- اس جلسہ میں

• ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نا

• ان کی معلومات وسیع ہوں۔!

• خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو نیز

• باہم ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے اور جماعت کے تعلق اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔!!

• یورپ و امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں گی کیونکہ اب یورپ و امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔!!"

ماسوا اس کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کے حق میں دعا فرماتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس مبارک وہ شخص جو اس موقعہ پر مرکز سلسلہ میں حاضر ہونا اور اپنی روح کی صفائی کے سامان کرتا ہے اور اپنے لئے ایسا زادِ راہ تیار کرتا ہے جو آخرت میں اس کے کام آئے اور ابدی خوشی اور مسرت کا باعث بنے!!

ایٹم بم بنانے کا سوال!

دوسری عالمگیر جنگ کا خاتمہ اُس خطرناک جدید قسم کے ہتھیار کے استعمال سے ہوا جسے ایٹم بم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جرمنی سے نپٹنے کے بعد ۱۹۴۵ء میں جاپان سے اتحادیوں کا سخت مقابلہ ہو رہا تھا کہ امریکی ہوائی جہازوں نے جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایسے بم گرائے جس کے ذریعہ ایسی ہولناک تباہی آئی کہ لاکھوں کی آبادی ریا تی مٹ پر

خطبہ جمعہ

تم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو اور تحریک جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو

تا دنیا میں اشاعت اسلام ہو سکے

اپنے عظیم الشان مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور یہ یاد رکھو کہ جس قدر تم قربانی کرو گے اسی قدر تم اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتے چلے جاؤ گے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ نومبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج میں

تحریک جدید کے دفتر دوم

کے لئے جماعت میں تحریک کرنا چاہتا ہوں پہلے دفتر کے لوگوں کے لئے بھی شروع میں ابتداءً تین سالوں کی تحریک کی گئی تھی۔ اور ان تین سالوں کو بعض لوگ آخری تین سال سمجھتے رہے۔ پھر وہ تحریک دس سال تک ممتد کی گئی۔ پھر اس کے لئے ۱۹ سال کی حد لگائی گئی۔ اس سال خدا کے فضل سے وہ ۱۹ سال بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ اس اثناء میں تحریک جدید کے کام کو وسیع کرنے کے بعد خدا تعالیٰ نے میرا ذہن اس طرف پھیرا کہ تمہارے منہ سے جو عرصے بیان کروائے گئے تھے وہ محض کمزور لوگوں کو ہمت دلانے کے لئے تھے۔ ورنہ حقیقتاً جس کام کے لئے تو نے جماعت کو بلایا تھا وہ ایمان کا ایک جزو ہے اور ایمان کو کسی حالت میں اور کسی وقت بھی معطل نہیں کیا جا سکتا اور اسے کسی صورت میں ترک نہیں کیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کر کے مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ جب خدا نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی نازل کر کے مسلمانوں کو زکوٰۃ کی تلقین فرمائی۔ جب خدا نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی نازل کر کے مسلمانوں کو روزے کی تلقین فرمائی۔ جب خدا نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی نازل کر کے مسلمانوں کو حج کی تلقین فرمائی تھی خدا نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی نازل کی تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم کو

دنیا کے کناروں تک

پہنچائے اور کوئی روح ایسی باقی نہ رہے جس تک خدا تعالیٰ کا کلام نہ پہنچ جائے اس نے اپنے کلام میں اس تعلیم کا نام جہاد رکھا اور اپنے پیارے رسول کو مخاطب کر کے فرمایا وجاھدھم بہ جہاداً کبیراً تو اس قرآن کے ذریعہ سارے دنیا کے لوگوں کے ساتھ جہاد کر۔ پس اگر کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آؤ میری خاطر انیس سال نماز پڑھ لو اگر کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آؤ میری خاطر ۱۹ سال زکوٰۃ دے لو۔ اگر کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آؤ میری خاطر ۱۹ سال تک روزے رکھ لو تو وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میری خاطر ۱۹ سال اشاعت اسلام میں حصہ لے لو۔ لیکن اگر کسی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے یہ کہے کہ تم میری خاطر ۱۹ سال نماز ادا کر لو یا یہ کہے کہ تم میری خاطر ۱۹ سال زکوٰۃ دے لو یا میری خاطر تم ۱۹ سال روزے رکھ لو تو اس کے لئے یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ کسی کو ۱۹ سال کے لئے تبلیغ اسلام اور جہاد روحانی کے لئے بلائے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تم نے خود جماعت کو ۱۹ سال کے لئے تبلیغ اسلام اور جہاد روحانی کے لئے بلا کر اس فعل کا ارتکاب کیا ہے تو میرا جواب یہ ہوگا کہ اس فعل کا ارتکاب تو میں نے نہیں۔ ہاں اس جرم کا مرتکب ضرور ہوا ہوں۔ کیونکہ زمانہ تبلیغ اسلام اور جہاد روحانی کے فرض کو اتنا بھول گیا تھا اور لوگ اس سے اتنے غافل اور ناواقف ہو گئے تھے کہ میری عقل نے بھی خیال کیا کہ ۱۹ سال تک کی کوششوں کے بعد ان کے گناہوں کا ازالہ ہو جائے گا لیکن ۱۹ سال کام کرنے کے بعد مجھے اس کا یہ انعام ملا کہ

میرا دماغ روشن ہو گیا

اور میں نے اپنی غلطی محسوس کر لی کہ میرا ۱۹ سال کی جہاد روحانی کے لئے تحریک لغو بات تھی۔ پس مجھے تو فقط جزا مل گئی۔ تم کو تمہاری قربانیوں کے بدلہ میں اگلے جہان انعام ملے گا۔ لیکن مجھے اس کا انعام نقد و نقد مل گیا ہے میں نے خیال کیا تھا کہ شاید ۱۹ سال کے بعد میں تم کو فارغ کر سکوں گا۔ لیکن ۱۹ سال ختم ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے نور بخشا اور میں نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا اور سمجھ گیا کہ میرا ۱۹ سال کے لئے تحریک کرنا لغو بات تھی جس طرح نماز روزہ اور زکوٰۃ ایک مسلمان کے لئے قیامت تک کے لئے فرض ہیں۔

جہاد روحانی اور تبلیغ اسلام

بھی اس پر قیامت تک کے لئے واجب اور فرض ہے پس میری مثال اس شخص کی سی ہو گئی جو ایک ایسا درخت لگا رہا تھا۔ جو بہت دیر میں پھل دینے والا تھا۔ بادشاہ اس جگہ سے گزرا۔ اس کا وزیر بھی ساتھ تھا اور وزیر کو بادشاہ کا یہ حکم تھا کہ جب میں کسی شخص کے کام پر خوش ہو کر زہ یعنی مرحبا یا آفرین کا لفظ کہہ دوں تو اسے

تین ہزار درہم

دے دیا کرو بادشاہ نے جب اس بڈھے کو دیر سے پھل دینے والا درخت لگاتے دیکھا تو اس نے کہا بڈھے میاں تیری عقل ماری گئی ہے کہ تو یہ درخت لگا رہا ہے۔ یہ درخت تو بڑی دیر سے پھل دیتا ہے جب یہ درخت پھل لائے گا اس وقت سے پہلے تم قبر میں جا پڑو گے۔ بڈھے نے کہا۔ بادشاہ سلامت! آپ کہتے ہیں کہ میں یہ کام کیوں کر رہا ہوں حالانکہ یہی کام میرے باپ دادا نے بھی کیا تھا۔ اگر یہی خیال میرے باپ دادا کو بھی آتا تو درخت نہ لگاتے اور آج میں اس کا پھل نہ کھاتا۔ انہوں نے یہ درخت لگایا اور ہم نے پھل کھایا۔ اب

میں یہ درخت لگاؤں گا

اور میرے بچے اس کا پھل کھائیں گے۔ پھر وہ یہ درخت لگائیں گے اور ان کی اولاد پھل کھائے گی۔ جب شروع سے یہ طریق چلا آیا ہے کہ باپ درخت لگاتا ہے اور اولاد اس کا پھل کھاتی ہے تو میں اس کے خلاف کس طرح کر سکتا تھا۔ میں یہ درخت لگا رہا ہوں تا میری اولاد اس کا پھل کھائے بادشاہ نے یہ جواب سنکر کہا "زہ" واقعہ میں اس بڈھے نے درست کہا ہے۔ اگر پرانے لوگ یہ درخت نہ لگاتے تو ہم اس کا پھل نہ کھا سکتے۔ بادشاہ نے "زہ" کہا تو اس کے حکم کے ماتحت وزیر نے تین ہزار درہم اس دہقان کے سامنے رکھ دیئے وہ بڈھا تھا بڑا ہوشیار۔ اس نے جھٹ کہا۔ بادشاہ سلامت آپ تو فرماتے تھے کہ تو مر جائے گا۔ اور اس درخت کا پھل نہیں کھائے گا۔ لیکن میں تو اس درخت کو لگا کر گھر بھی نہیں گیا اور اس کا

پھل کھا لیا ہے

بادشاہ نے پھر کہا "زہ" وزیر نے تین ہزار

درہم کی ایک دوسری تھیلی اس کے سامنے رکھ دی۔ اس پر بڈھے نے کہا۔ بادشاہ سلامت آپ تو فرماتے تھے کہ تو مر جائے گا اور اس درخت کا پھل نہیں کھائے گا۔ لوگ درخت لگاتے ہیں تو سالوں بعد وہ پھل لاتا ہے اور لوگ اس کا پھل سال میں ایک دفعہ کھاتے ہیں لیکن میں نے ایک دفعہ ہی

دو دفعہ

اس کا پھل کھا لیا۔ بادشاہ نے کہا " زہ " اور وزیر نے پھر ہزار درہم کی ایک اور تھیلی اس کے سامنے رکھ دی۔ اس پر بادشاہ نے وزیر سے کہا بھاگو۔ جلدی چلو۔ ورنہ یہ بڈھا تو ہمیں لوٹ لے گا۔ پس اس بڈھے کی طرح مجھے بھی

دونوں ہاتھ انعام

مل گیا۔ یہ ایک ایسی غلطی تھی جس کا موجب مسلمانوں کا جمود اور سستی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ ۱۹ سال تک کام کرنے کی وجہ سے یہ جمود غفلت اور سستی دور ہو جائے گی۔ حالانکہ ۱۹ ہزار سال تک بھی یہ کام کیا جاتا تو اس کو ختم کرنے کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ فرض کرو اس دنیا کی زندگی ابھی ۱۹ لاکھ سال ہے جس طرح نماز روزے زکوٰۃ اور حج ۱۹ لاکھ سال تک جائیں گے .... مانی .... تحریک جدید بھی ۱۹ لاکھ سال تک جاتی۔ اگر فرض کر لو کہ

دنیا کی زندگی

ابھی ۱۹ ہزار سال ہے تو جس طرح نماز روزے زکوٰۃ اور حج ۱۹ ہزار سال تک جائیں گے۔ تحریک جدید بھی ۱۹ ہزار سال تک جائے گی۔ اگر فرض کر لو کہ دنیا کی زندگی ابھی ۱۹ سو سال ہے۔ تو جس طرح نماز روزے۔ زکوٰۃ اور حج ۱۹ سو سال تک جائیں گے۔ تحریک جدید بھی ۱۹ سو سال تک جائے گی۔ تحریک جدید تو تمہارے اندر ایک

امنگ پیدا کرنے کیلئے

رکھا گیا ہے۔ ورنہ یہ وہی چیز ہے جو ھذا ھم بہ جہادا کبیرا کہ تو قرآن کو لے کر سارے دنیا میں جہاد کر۔ قرآن کریم میں متعدد بار تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ تبلیغ اور اس کی تبلیغ کرنے کے ارشادات آتے ہیں اور ان کی تعداد کم نہیں جیسے نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ کے لئے قرآن کریم میں احکام نازل ہوئے ہیں۔ ویسے ہی جہاد روحانی اور تبلیغ اسلام کے متعلق بھی ارشادات نازل ہوئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی جو تعریف کی ہے وہ کچھ تھوڑی نہیں۔ ایک دفعہ آپ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے علیؓ اگر تیرے سامنے دو نوں پہاڑ دولت

کے درمیان جو وادی نظر آتی ہے۔ اگر اس وادی میں اونٹ اور گھوڑے بھرے ہوں اور وہ سب اونٹ اور گھوڑے تجھے مل جائیں تو یہ کتنی بڑی بات ہے۔ پھر فرمایا۔ اگر تجھے اتنے اونٹ اور گھوڑے مل جائیں تو ان سے بڑھ کر زیادہ یہ دولت ہے کہ کسی ایک انسان کو تیرے ذریعہ ہدایت مل جائے دیکھو تبلیغ کرنے اور دوسروں کو ہدایت کی طرف لانے کی کتنی

فوقیت اور عظمت

آپ نے بیان فرمائی ہے۔ پس یہ وہ کام ہے جس کو کسی وقت بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔ پس میں ۱۹ سال کا دور ختم ہونے پر یہ جانتے ہوئے کہ میں نے یہ کہا تھا کہ ۱۹ سال کے بعد یہ دور ختم ہو جائے گا۔ یہ جانتے ہوئے کہ میں نے یہ الفاظ کہہ کر تمہارے اندر یہ امید پیدا کر دی تھی کہ اس عرصہ کے بعد یہ مالی بوجھ تمہاری پیٹھ سے اتر جائے گا

بیسویں سال

کے وعدوں کی تحریک کرتا ہوں۔ چاہے تم کہہ لو کہ میں بے شرم ہو کر پھر مانگتا ہوں۔ یا یہ سمجھ لو کہ میں اب زیادہ نور پا گیا ہوں یا پہلے میں غلطی کا مرتکب ہوا تھا۔ اور اب خدا تعالیٰ نے مجھے غلطی سے نکال لیا ہے۔ تم یوں بھی کہہ سکتے ہو۔ میری مثال وہی ہے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا اور اس کے بعد طائف کی لڑائی ہوئی اور فتح کے بعد

غنیمت کے اموال

آئے تو آپ نے مکہ والوں کو نئے مسلمان سمجھ کر ان کی استمالت قلب کے لئے انہیں اپنی طرف کھینچنے کے لئے اور تالیف قلوب کے لئے اموال ان میں تقسیم کر دیئے۔ اس پر مدینہ کے انصار میں سے ایک نوجوان نے کہا خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور اموال آپ نے اپنے رشتہ داروں اور خاندان کے افراد میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ یہ بات آپ تک بھی پہنچی۔ آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا اے انصار مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم میں سے بعض لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ خون تو

ہماری تلواروں سے

ٹپک رہا ہے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اموال اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ انصار نے کہا یا رسول اللہ یہ درست ہے کہ ہم میں سے بعض نوجوانوں نے ایسا کہا ہے لیکن ہم ان سے متفق نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ انصار جو بات کسی کے منہ سے نکل گئی سو نکل گئی۔ اے انصار تم یہ کہہ سکتے

ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے جب بڑے ہوئے تو آپ نے دعوے نبوت کیا تو قوم نے آپ کو دکھ دیا۔ مکہ والوں نے آپ کو دھتکار دیا۔ اور اپنے گھر سے نکال دیا۔ ہم دور رہتے تھے اور سینکڑوں میل دور رہتے تھے۔ ہم نے آپ کو پناہ دی۔ اور آپ کو

مکہ والوں کے خلاف

مدد دی۔ مکہ والے دفعہ میں آکر مدینہ پہنچے اور آپ پر حملہ کیا۔ اور ہم آپ کے دائیں بھی لڑے بائیں بھی لڑے۔ آگے بھی لڑے اور پیچھے بھی لڑے۔ ہم نے اپنی جانیں قربان کر کے آپ کا وطن فتح کر کے دیا۔ مگر جب ہمارے خونوں سے آپ کی عزت قائم ہو گئی۔ اور آپ کا وطن مکہ فتح ہوا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سارا مال اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ اور ہمیں اس سے محروم کر دیا۔ انصار ایک بڑی مومن قوم تھے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتے جاتے تھے اور

آہ وزاری سے

ان کی ہچکیاں بندھی جاتی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے یہ نہیں کہا ہم میں سے بعض بے وقوف نوجوانوں نے ایسا کہا ہے۔ بڑوں نے یہ بات نہیں کہی۔ ہم سب اس سے بیزار ہیں۔ آپ نے فرمایا اے انصار اس مسئلہ کا

ایک دوسرا رُخ

بھی ہے۔ تم یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے اپنا آخری نبی مکہ میں بھیجا۔ اور اس کی وجہ سے مکہ والوں کو عزت بخشی گئی۔ لیکن مکہ والوں کی بد قسمتی اور ان کے بد اعمال کی وجہ سے وہ اپنے رسول کو مدینہ لے گیا۔ اور جو نعمت مکہ کے لئے مقدر تھی۔ وہ مدینہ کو دے دی گئی۔ پھر خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوئے اور غیر معمولی نصرت کی مدد سے اس نے اپنے رسول کو فتح نصیب کی۔ جب اس نے مکہ فتح کر لیا اور

کفر کو وہاں سے نکال دیا

تو مکہ والوں کو یہ امید پیدا ہوئی کہ ان کی قیمتی چیزیں واپس مل جائیں گی۔ لیکن ہوا یہ کہ مکہ والے اونٹ اور بکریاں ہانک کر لے گئے۔ اور مدینہ والے خدا تعالیٰ کے رسول کو اپنے ساتھ لے گئے۔ کیونکہ باوجود مکہ فتح ہونے کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ نہیں چھوڑا۔ پھر آپ نے فرمایا اے انصار تم اس طرح بھی کہہ سکتے ہو۔ انصار کی روتے روتے پھر ہچکیاں بندھ گئیں اور کہا یا رسول اللہ ہم نے یہ بات نہیں کہی۔ اسی طرح آج

اُنیس سال کے بعد

یہ بھی ہو سکتا تھا کہ میں تمہارے اموال واپس کر دیتا اور کہتا ۱۹ سال تک جو مال تم نے دیا وہ مال تم لے جاؤ اور اپنے گھروں میں رکھو مگر جیسا کہ فتح مکہ کے بعد ہوا۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ میں کہتا کہ مال اور دولت کی کوئی قیمت نہیں .... تم مال اور دولت اپنے گھروں میں نہ لے جاؤ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اپنے گھروں میں لے جاؤ۔ تم میں سے کوئی شخص مجھے بے وقوف سمجھے یا عقل مند سمجھے لیکن میں نے تمہارے لئے دوسری چیز کو تبدیل کیا۔ جب ۱۹ سال ختم ہونے کو آئے تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا۔ جب تک کہ

تمہارا سانس قائم ہے

تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت صرف ۱۹ سال تک محدود نہ رہے۔ بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی چلی جائے۔ اور جس کی ساری زندگی تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں۔ اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ پس میں پھر تم کو

تحریک جدید کے دفتروں

کی طرف بلاتا ہوں۔ ان کو بھی جن کو ابتدائی دور میں حصہ لینے کی توفیق ملی اور ان کو بھی جو بعد میں آئے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یا انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے سوچا ہے کہ اب تحریک جدید کی یہ شکل کر دی جائے کہ یہ دفتر ہو جائے گا۔ اس کے دور اوّل اور دور ثانی بنتے چلے جائیں۔ اور ہر ایک ۱۹ سال کا ہو۔ جن احباب نے بچپن سے وعدے کئے تھے۔ ممکن ہے کہ انہیں چار یا پانچ دور میں حصہ لینے کی توفیق مل جائے۔ مثلاً اگر چار دور میں حصہ لینے کی کسی کو توفیق ملے تو ۱۹ کو چار سے ضرب دینے سے ۷۶ سال بن جاتے ہیں۔ اب اگر کسی شخص نے ۱۳ سال کی عمر میں تحریک جدید میں حصہ لیا ہو اور چار دوروں میں شریک ہو رہا ہو اور اسی سال اس کی عمر ہو تو وہ چار دوروں میں شامل ہو جائے گا ....

.... اگر کوئی شخص ۹ سال یا ۱۰ سال کی عمر تک پہنچ جائے تو وہ پانچ دوروں میں شامل ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے لوگ بھی اسی طرح ۱۹۔ ۱۹ سال کے دوروں میں حصہ لیتے چلے جائیں گے۔ ۱۹ سال میں میں نے جو حکمت

رکھو تھی نہیں اسے بدلنا نہیں چاہتا۔ ہر دور کے بعد

ایک کتاب لکھی جائے

جس میں تمام چندہ لینے والوں کے نام محفوظ کئے جائیں اور اس کتاب کو جماعت کی لائبریریوں اور مساجد میں رکھا جائے تا آئندہ آنے والے اسے پڑھیں۔ اپنی قربانیوں کا ان سے مقابلہ کریں اور دیکھیں کہ انہوں نے کس طرح سے کام کیا ہے۔ اس وقت تک دفتر دوم نے قربانی کا وہ نمونہ نہیں دکھایا جس کی ان سے امید کی جاتی تھی۔ دفتر دوم کے افراد کی قربانی دفتر اول کے افراد کی قربانی سے نصف بھی نہیں۔ اگر دفتر اول کے چندہ کی نسبت ان کی آمد کا بارہواں۔ دسواں یا آٹھواں حصہ بنتا ہے تو دور دوم کے چندے کی نسبت دور اول کے چندہ کی نسبت ⅓ یا ¼ ہوگی۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ہمارے نوجوان تنخواہوں کے لحاظ سے پہلوں سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ان کے تحریک جدید کے وعدے کم ہیں اور وصولی اور بھی کم ہے۔

جب کتاب چھپے گی

تو دفتر دوم والوں کو معلوم ہوگا کہ ان کی قربانیاں ان کے بزرگوں کی نسبت کتنی گری ہوئی ہیں۔ اسی طرح یہ ۱۹ سالہ دور دوسرے انگلوں میں تحریک کرتا جائے گا۔ ہر ۱۹ سالہ دور کے بعد چندہ لینے والوں کی فہرست نکالی جائے گی اور اسے کتاب میں محفوظ رکھا جائے گا تا آئندہ آنے والے اس سے سبق حاصل کریں۔ اور اپنی قربانیوں کو پہلے لوگوں کی نسبت سے زیادہ بڑھائیں۔ پس میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں

توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے تم کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے۔ تم بھی اسی ملک کے رہنے والے ہو اور میں بھی اسی ملک کا رہنے والا ہوں۔ تم میں سے اکثر کی آمد کے ذرائع بھی وہی ہیں جو میرے ہیں۔ یعنی تمہاری آمدنی کا ذریعہ بھی زمینداری ہے اور میری آمدنی کا ذریعہ بھی زمینداری ہے بلکہ میری زمین ایسے علاقہ میں ہے جس کی فصل اس سال قطعی طور پر ماری گئی ہے۔ اور یہ سال اس علاقہ کے زمینداروں کے لئے بغیر قرض لئے نباہ ہرگز ازنا مشکل ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ پس میں یہ چیز بھی جانتا ہوں۔ اس کے اعادے کی ضرورت نہیں۔ لیکن تم بھی یہ جانتے ہو کہ

باوجود ان مشکلات کے

تم اپنے بیوی بچوں کو خرچ دیتے رہتے ہو تم اپنے گھر کے تمام اخراجات چلا رہے ہو تم تعلیم کے اخراجات چلا رہے ہو۔ اگر تم باوجود ان مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ شاید اللہ تعالیٰ اگلے سال ہمیں فراخی دیدے تو جیسے تم دوسرے کام کرتے ہو یہ کام بھی کرو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زمینداروں کو میں کہتا ہوں کہ جو تباہیاں تمہاری فصلوں پر آئی ہیں، وہ میری فصلوں پر بھی آئی ہیں۔ جن حالات سے تم گزر رہے ہو انہی حالات سے میں بھی گزر رہا ہوں۔ اس لئے تم یہ نہ کہو کہ ہماری آمد کم ہو گئی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر تمہاری آمد ایک طرف سے کم ہو جاتی ہے۔ تو دوسری طرف بڑھنے کے امکان بھی ہوتے ہیں۔ جیب

زمین اور زمینی چیزوں

سے صلح نہ رکھنی چاہیئے ہمیں اس ہستی سے صلح کرنی چاہیئے جس نے زمین کو پیدا کیا ہے جس نے طاقت پیدا کی ہے۔ اگر تم اس سے صلح کرو گے۔ اگر تم اسے اپنی قربانیوں سے خوش کرو گے تو وہ زمین سے سونا اگلوائے گا۔ اور تمہارے گھروں کو آرام اور راحت سے بھر دے گا۔ خدا تعالیٰ جب کہتا ہے کہ جنت میں مومنوں کو ایسی نہریں ملتی ہیں جن میں دودھ اور شہد چلتا ہے۔ خدا تعالیٰ جب کہتا ہے کہ مومنوں کو جنت میں صاف وشفاف محل ملتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جب کہتا ہے کہ جنت میں مومن جو چیز مانگیں گے وہ انہیں میسر آجائے گی اور جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں ملیں گی۔ تو ہمارا خدا صرف اگلے جہان کا ہی خدا نہیں۔

وہ اس جہان کا بھی خدا ہے

اگر تم اس کے بتائے ہوئے طریق پر چلو اور محنت سے کام کرو تو اس دنیا میں بھی وہ تمہیں دودھ اور شہد کی نہریں دے گا اس دنیا میں بھی وہ تمہارے لئے فراوانی کے سامان پیدا کر دے گا اور تم اس کی رحمتوں اور فضلوں کو دیکھ لو گے۔ لیکن اگر یہ ہو کہ جب ملن تمہارے پاس روپیہ آئے اسی دن تم خدا تعالیٰ کی ناشکری کرنے لگو۔ غریبوں پر ظلم کرنے لگو۔ زمین پر اکڑ کر چلنے لگو۔ ہمسایوں سے میٹھے جذبات بھی نہ رکھو تو وہ تم پر کیوں فضل کرے گا۔ وہ تمہیں اس دنیا میں جنت کیوں دے گا جبکہ تم نے خود دوزخ لے لیا وہ کہے گا میں جنت تھا تم نے مجھے اپنے دلوں سے نکال دیا اور شیطان جو دوزخ تھا اسے اپنے دلوں میں جگہ دے دی۔ پس اپنے

عظیم الشان مقصد

کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ ... رکھتے ہوئے کہ جس قدر تم قربانی کرتے ہو اسی قدر تم خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ گے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ تمہاری ان حقیر قربانیوں ہی کی وجہ سے ہرگز مجھے نیچے دکھانے والے ناکام رہے ہم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھواؤ۔ تا دنیا میں اشاعتِ اسلام ہو سکے اور تمہارا نام مجاہدوں کی فہرست میں لکھا جا سکے۔

ایٹم بم بنانے کا سوال؟

(بقیہ صفحہ ۲)

کے دو ذوں شہر صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔ اس خوفناک تباہی کو دیکھتے ہی جاپان کے شاہ ہیرو ہٹو نے فوری طور پر ہتھیار ڈال دیئے اگرچہ اُنیس بیس سال کے اس لمبے وقفہ کے دوران ایٹم بم سے بھی زیادہ مہلک قسم کے ہتھیار ایجاد ہو چکے ہیں جن کا چرچا آئے دن اخبارات میں ہوتا رہتا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایٹم بم کی تیاری اور اس کے استعمال کا راز اب تک صرف امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس ان چار ملکوں کو معلوم تھا کیونکہ سائنس کی محیر العقول بہت ترقی اور بنی نوع انسان کے لئے ہلاکت کے نت نئے طریق ڈھونڈ نکالنے والے ممالک کہاں تک خاموش بیٹھتے حال ہی میں سرخ چین نے بھی اسی طرح کے مہلک بم کا تجربہ کر کے ظاہر کر دیا ہے کہ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جس کا انہیں علم نہ ہو یا ان کی دسترس سے باہر ہو۔ اس نئے تجربہ کے ساتھ ایشیا کی دنیا کی صورتِ حال بدل گئی ہے۔ بالخصوص جبکہ گذشتہ سے پیوستہ سال سرخ چین ہمارے امن پسند ملک کی شمال مشرقی سرحدوں پر زیادتی کر چکا ہے۔ ان حالات میں ملک کے طول وعرض میں یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ کیا چینی مقابلہ کے لئے بھارت کو بھی ایسے ایٹمی ہتھیار کی تیاری کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے چنانچہ کنسٹرکشن کے مقام پر جو آل انڈیا کانگرس سیشن ہوا تو اخبارات کی رپورٹ کے مطابق اس موقعہ پر اس اہم مسئلہ پر بھی بحث ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ بعض ممبران نے اس کے حق میں دلائل دیتے اور دفاعی نقطۂ نظر سے اس کی ضرورت واہمیت پر زور دیا۔ جبکہ دوسرے فریق نے اس کی ساخت واستعمال پر کروڑوں کروڑ روپیہ کے اٹھ جانے کا حساب دکھایا اور بتایا کہ ہندوستان کی موجودہ کمزور مالی حالت کے پیش نظر ایسا کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اس کا فیصلہ کرنا بہرحال ارباب حل وعقد کا کام ہے۔ البتہ ہماری دانست میں ایٹم بم کی تیاری یا اس کا ترک خالص طور پر ملک کے دفاع کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس ... کے متعلق غور وفکر کرنا فرض اور صرف متعلقہ افراد کا کام ہے۔ ہر کس وناکس کی اس بارہ میں لب کشائی مناسب معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی ہر شخص اس مقام اور مرتبہ پر ہوتا ہے کہ اُسے تمام حالات کا علم ہو۔ بسا اوقات حالات سے ناواقفیت کی بنا پر محض سادگی سے کہی گئی بات سے دشمن فائدہ اٹھا لیتا ہے۔ اس کے برعکس جنگ جیتنے کے لئے جہاں کارگر ہتھیاروں کی بروقت تیاری کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اپنی چال کو صیغہ راز میں رکھنا زیادہ سود مند ہوتا ہے۔ اس لئے بار بار پبلک میں ایٹم بم بنانے کے سوال کو عمومی رنگ میں موضوع بحث قرار دینا دانشمندی نہیں۔ اور اخبارات میں چل رہی اس قسم کی بحث کو جہاں تک ممکن ہو جلد از جلد ختم کر دیا جانا چاہیئے۔ البتہ عوام کو اپنے ملکی نیتاؤں پر پورا وثوق اور اعتماد رکھنا چاہیئے کہ اُن کے منتخب نمائندے ایک طرف مسئلہ کی اہمیت اور دوسری طرف ملک کے مالی وسائل یا سائنس میں ملکی دسترس کے مطابق بہتر قدم اٹھائیں گے اور ملکی نیتاؤں کو پوری بیدار مغزی سے کام لیتے ہوئے عوام کے اس وثوق واعتماد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔!!

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم مبشر احمد کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت اسرار محمد صاحب ساکن ضلع ہمیر پور یوپی کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ یوپی نے مورخہ ۱۰ اکتوبر کو بعد نماز عشاء بر مکان اسرار محمد صاحب پڑھا۔ خطبہ نکاح کے وقت بفضلہ تعالیٰ تقریباً چار سو نفوس کا اجتماع تھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار ارشاد احمد محلہ بساون گنج امروہہ ضلع مراد آباد

نوٹ:۔ مکرم ارشاد احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپیہ بطور اعانت بدر ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

ولادت

مکرمی برادرم مولوی برکت علی صاحب [illegible] معاون ناظر امور عامہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ نوازش نومولود کا نام "طاہر احمد ناصر" تجویز فرمایا ہے۔ احباب مدد سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خادمِ دین والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ خاکسار محمد احمد عارف

[illegible]

جہاد فی سبیل اللہ میں شمولیت کا

اِس زمانہ میں بھی موقعہ ہے

از جناب وکیل المال تحریک جدید قادیان

جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے حالات سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے شوق جہاد اور پھر جہاد میں شامل ہو کر اسلام کی خدمت اور حفاظت میں اپنی جانوں اور مالوں کو بے دریغ قربان کرنے کے سنہری واقعات پڑھتے یا سنتے ہیں تو ہم میں سے اکثر کے دلوں میں بڑی شدت سے یہ تڑپ محسوس ہوتی ہے کہ کاش ہمیں بھی ایسے مواقع میسر آتے اور ہم بھی اسی جوش اور ولولہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی عزت و حفاظت کے لئے اپنی جانیں۔ مال سب کچھ پیش کر کے خوشی محسوس کرتے لیکن اگر ہم ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس مادیت اور الحاد کے دور میں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے نہایت حسین اور خوبصورت چہرہ کو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں اور خود نام کے مسلمانوں نے اپنے قول و فعل سے اس طرح بگاڑ کر پیش کیا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے زندہ خدا نے اپنے محبوب سے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق اس زمانہ میں آنحضور اور اسلام کی عزت و حفاظت کے لئے آپ کے ایک غلام کو آپ کا کامل ظل اور بروز بنا کر بھیجا۔

چنانچہ حضور کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ دنیا کے کونہ کونہ میں تبلیغ اسلام کا جو جہاد کیا جا رہا ہے اور اسی غرض کے لئے مبلغین کی جو فوج تیار کی جا رہی ہے اس کے اخراجات اور ان کے لئے ضروری اسلامی تبلیغی لٹریچر مہیا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق تحریک جدید جاری فرما کر ارشاد فرمایا۔

"ہماری نیت اس روپیہ سے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ یہ اتنے بڑے فخر کی بات ہے کہ اگر ہماری جماعت کے احباب اس نکتہ کو سمجھیں تو اپنی قربانیاں ان کو حقیر نظر آنے لگیں۔"

اس لئے وہ مخلصین جن کے دلوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرح جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہونے کا شوق موجزن ہے ان کو خوشخبری ہو کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ جہاں وہ سلسلہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں وہاں وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے حسین اور منور چہرہ کو پھر ساری دنیا میں پیش کرنے میں حصہ لیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے۔ سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے"!

پہلے یہ تحریک اختیاری تھی لیکن اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کو لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"اب میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور ہر عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے"

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے ہر احمدی مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا اور نوجوان اس لازمی تحریک میں نہ صرف خود شامل ہوں بلکہ دوسروں کو بھی شامل کریں چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی مرد۔ ہر سیکرٹری ہر پریذیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کا وعدہ لے اور ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ اور پھر ان سے وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔ پودر اول سے دور دوم کی طرف آنے کی وجہ سے تحریک جدید کو نقصان نہ پہنچے بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرے"۔

اس وقت ہندوستان کی جماعتوں میں دفتر دوم کے وعدوں کی مقدار دور اول کے وعدوں کی مقدار کے مقابلہ میں نصف کے قریب ہے۔ یعنی دفتر دوم والے ابھی اس معیار تک نہیں پہنچ سکے جہاں حضور ان کو پہنچانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنا بوجھ خود برداشت کر کے اپنے کام میں وسعت پیدا کریں۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل ارشاد تازیانہ ہے۔

"ہمیں نوجوانوں کے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم تنہا پورے وہ اعتماد نہیں کر سکتے جو پہلوں پر کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ہمارا سفر بہت لمبا ہے۔ ہمارا کام بہت بڑا ہے ہماری منزل ابھی دور ہے۔ ان حالات میں ایک یا دو نسلوں کا بھی سوال نہیں اسلام کی فتح تک شاید پانچ چھ نسلیں لگ جائیں گی؟"

مخلصین مندرجہ بالا ارشاد کو غور سے پڑھیں اور پھر جائزہ لیں کہ ہمارا محبوب امام ہم سے کیا چاہتا ہے اور ہم کہاں ہیں۔ پس دفتر دوم والے مخلصین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی کر کے گذشتہ سالوں کے وعدوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے پیش کریں۔ اور اپنے ان بھائیوں کو بھی اس تحریک میں شامل کریں جو ابھی تک کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ اس طور پر جہاں ان کے اپنے چندہ کا ثواب ان کو ملے گا وہاں وہ ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

الدال علی الخیر کفاعلہ

کے مطابق اپنے ان بھائیوں کے ثواب میں بھی حصہ دار ہوں گے جو ان کے ذریعہ سے شامل ہوں گے۔ اور دفتر دوم والوں کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن توقعات کا مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار فرمایا ہے کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

"پس نوجوانوں اور خصوصاً ان نوجوانوں کو جو مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ اپنے مقام اور فرض کو سمجھیں پہچانیں اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں کہ ان کو اپنے لوگوں سے کم ایماندار قرار نہ دیا جائے ان کی آگ پہلوں سے زیادہ جوش مارنی چاہیئے ان کے شعلے پہلوں سے زیادہ اونچے ہونے چاہئیں۔ ان کی رفتار پہلوں سے زیادہ تیز ہونی چاہیئے"۔

پس احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس زمانہ میں انہیں جس جہاد کی طرف پکارا جا رہا ہے وہ اس میں شامل ہونے کے لئے دیوانہ وار آگے بڑھیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت اور

(باقی...)

صوبہ اُڑلیسہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(۱)

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج صوبہ اڑلیسہ بنگال

روانگی از کلکتہ برائے بھدرک

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے ارشادات کے ماتحت جماعتہائے احمدیہ صوبہ اُڑلیسہ کا ایک تبلیغی و تربیتی دورہ کرنے کا پروگرام مرتب کیا۔ حسب پروگرام خاکسار ۲۹ر اکتوبر سنہ ۶۴ کی شب کلکتہ سے بذریعہ پوری ایکسپریس بھدرک کے لئے روانہ ہوا۔ اور ۳۰ر تاریخ کی صبح کو بھدرک پہنچ گیا۔

خطبہ جمعہ و تبلیغی اجلاس

۳۰ر نومبر جمعہ کا دن تھا اس لئے خاکسار نے خطبہ جمعہ پڑھایا جس میں احباب جماعت کو اتحاد، اتفاق اور باہمی تعاون اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔

چونکہ ان ایام میں صوبہ اُڑیسہ میں طلباً کالج سکول کی ہڑتال کا ایجی ٹیشن جاری تھا نیز لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی بھی اجازت نہ تھی اس لئے پبلک میں جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام نہ ہو سکا اور احباب جماعت کے مشورہ سے اسی شب کو نفیر محمد صاحب احمدی کے مکان میں تبلیغی اجلاس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بھدرک اور سونگھڑہ کے بعض احمدی احباب کے علاوہ مقامی غیر احمدی معزز دوست بھی شریک اجلاس ہوئے۔ اس اجلاس میں خاکسار نے قریباً دو گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تشریح بیان کی۔ اور اسی ضمن میں جماعت احمدیہ کے عقائد کو بیان کیا نیز ان غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا جو مخالفین ہمارے عقائد کے متعلق پھیلاتے رہتے ہیں۔ تقریر کے ختم ہونے کے بعد بعض دوستوں نے سوالات کئے۔ جن کے خاکسار نے جوابات دیئے۔ اجلاس کے اختتام پر ایک غیر احمدی دوست حافظ عبداللہ صاحب مسجد احمدیہ میں تشریف لائے اور ان سے مسئلہ وفات مسیح اور حقیقت دجال پر قریباً نصف گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی

اجلاس مجلس عاملہ بھدرک

نماز جمعہ کے بعد جماعت احمدیہ بھدرک کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس بلایا گیا جس میں بعض تبلیغی اور تربیتی امور پر غور و خوض اور مشورہ کیا گیا۔ اور اسی اجلاس میں یہ بھی طے ہوا کہ جماعت احمدیہ بھدرک کی نئی مسجد تعمیر کرنے کے لئے (جس کی بنیاد سنہ ۱۹۵۸ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کے مبارک ہاتھوں رکھی جا چکی ہے) تخمینہ خرچ مرتب کر کے محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں لکھا جائے تا کہ آپکے مشورہ و اجازت سے اس نئی مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے۔

دوران قیام بھدرک مکرم نور الدین صاحب۔ محمد علی شاہ صاحب۔ محمد یونس صاحب اور مکرم سید محمد زکریا صاحب صدر جماعت نے خاکسار سے خوب تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

روانگی برائے سونگھڑہ

مورخہ ۳۱ر اکتوبر سنہ ۶۴ء شام کو خاکسار بذریعہ ریل سورو کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں دو دن قیام کا پروگرام تھا۔ چونکہ سورو میں نئی نئی جماعت قائم ہوئی ہے اور مارچ سنہ ۶۲ء میں وہاں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباہلہ بھی ہو چکا ہے۔ جس مباہلہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی برکت اور ترقی سے جماعت کو نوازا ہے۔ یہاں غیر احمدیوں میں ابھی تک جماعت کے بارہ میں کافی غلط فہمیاں اور مخالفت پائی جاتی ہے۔ چونکہ سورو میں پہلی مرتبہ ہمارے جلسے ہو رہے تھے اس لئے بھدرک اور سونگھڑہ سے قریباً ۱۲ احباب سورو کے جلسوں میں شامل ہونے کے لئے آئے تا کہ مقامی دوستوں کی حوصلہ افزائی ہو اور انتظامات میں اُن کا ہاتھ بھی بٹایا جائے۔

دو تبلیغی جلسے

سورو میں دو روزہ دو تبلیغی جلسوں کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ یہ اجلاس مسجد احمدیہ کے ملحقہ کھلے میدان میں منعقد ہوئے۔ یہ مسجد نئی تعمیر کی گئی ہے جس کے لئے زمین ہمارے ایک مخلص دوست شیخ حسیب الدین صاحب احمدی نے دی ہے۔ باوجود مخالفت کے ہمارے مخلص اور جوشیلے احمدیوں نے چند دن میں اس خانہ خدا کو تعمیر کر لیا۔ جس میں اب وہ پنجگانہ نماز اور جمعہ التزام سے ادا کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب وہاں جماعت کے افراد کی تعداد ۹۵ تک پہنچ گئی ہے۔ اللّٰھم زدفزد۔

۳۱ر اکتوبر کی شب کو مسجد احمدیہ کے سامنے تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے قریباً دو گھنٹہ تقریر کی اور بتایا کہ مذہبی اور روحانی جماعتوں کی ہمیشہ مخالفت ہوتی چلی آئی ہے مگر نتیجہ ہمیشہ ماموریہ کی جماعت کے حق میں آیا ہے کہ وہ ابتلاؤں میں ثابت قدم رہے۔ ترقی کرتے ہی رہے اور کامیاب و کامران ہو گئے۔ اور یہی حالات سورو میں ہماری جماعت کو پیش آ رہے ہیں۔ اور آج ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔ اور اسی تقریر میں صداقت احمدیت کو قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں پیش کیا۔

اس جلسہ میں پہلی مرتبہ جسٹس کے قریب غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ اور بڑی خاموشی اور توجہ سے تقریر سنتے رہے اور تقریر کے ختم ہونے کے بعد بعض دوستوں نے سوالات بھی پیش کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ اس طرح پہلی مرتبہ سکون و اطمینان سے حلقہ غیر احمدی بھائیوں کو ہمارے خیالات سننے اور اپنے شکوک کا ازالہ کروانے کا موقعہ ملا۔

یکم نومبر کی شب کو اسی مقام پر ہمارا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب سابق غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر عزیزم مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے کی جس میں بیان کیا کہ حق و صداقت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ مخالفین نے کیا کیا منصوبے اور کوششیں کی ہیں۔ مگر بالآخر کامیابی اور فتح حق و صداقت کی ہی ہوئی۔ اور اب بھی اس زمانہ میں احمدیت کی ہی فتح ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت خدا تعالیٰ کا قائم کردہ پودہ ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے قریباً دو گھنٹہ تقریر کی جس میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ اس کلمہ طیبہ کو پڑھتی اور صدق دل سے اس پر ایمان رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے عقائد قرآن مجید اور احادیث کے مطابق ہیں۔ ہاں ہم وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور آمد و بعثت مسیح محمدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے قائل ہیں۔ اور ان عقائد پر قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے دلائل اور نیز حالات زمانہ شاہد ناطق ہیں۔

تقریر کے ختم ہونے کے بعد ایک معزز غیر احمدی رئیس نے فرمایا کہ اب غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز میں عنقریب بیعت کر لوں گا۔ اور دوسرے غیر احمدی دوست نے باواز بلند کہا کہ ہم کئی سوالات سوچ کر آئے تھے کہ آپ سے پوچھیں گے مگر اب آپ کی تقریر سے اُن سب شکوک و شبہات کا ازالہ ہو گیا ہے۔ اور وہ سوالات خود بخود حل ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ کہ اب سورو میں فضاء احمدیت کے لئے سازگار ہو رہی ہے۔ غلط فہمیوں کے بادل چھٹ رہے ہیں اور صداقت آشکار ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو حق و صداقت کے قبول کرنے کی جلد توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک تربیتی اجلاس

بعد نماز عصر مکرم جناب سید کلیم الدین صاحب رئیس سورو کے اہل و عیال اور کچھ اور احمدی مستورات بھی مسجد میں آئیں۔ ہمارے احمدی احباب بھی موجود تھے۔ سب نے خواہش کی کہ اس موقعہ پر خاکسار کچھ تربیتی تقریر کرے۔ چنانچہ خاکسار نے احباب کی خواہش کی تعمیل کی اور پون گھنٹہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام و حضرت ہاجرہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو تحریک کی کہ وہ بھی قربانی کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ برکت و ترقی دے گا۔ انشاء اللہ

انتخاب عہدیداران

سورو میں چونکہ اب احباب جماعت کی تعداد ۱۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اس لئے بھدرک اور سورو کے احباب کے مشورہ سے یہ طے ہوا کہ اب یہاں باقاعدہ تنظیم اور انجمن قائم کر دی جائے۔ چنانچہ عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ جو بغرض منظوری مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے۔

سورو میں جلسوں کے انتظامات اور مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظام میں مکرم ... خان صاحب مکرم شیخ زین الدین

(بقیہ صفحہ ۶)

حفاظت کی خاطر اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالیں اور ان کو انڈیل کر رکھ دیں۔ اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں قربانی پیش کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے کارناموں کو پھر سے زندہ کر دیں تا کہ اسلام کا پھر سے دنیا میں بول بالا ہو۔ اور جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے:-

"اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے تمام مجاہدوں کو خواہ وہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے ہوں ان کی دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کے سامان پیدا کر دے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھوں سے رکھوا دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی پوری بشاشت قلبی سے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

درخواست دعا۔ خاکسار ۲۳ر نومبر کو ادیب کامل رانگیٹ کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عرفان صابر ہفت روزہ بدر قادیان

صاحب اور مکرم سید سلام الدین صاحب ابن مکرم سید کلیم الدین صاحب رئیس سورو نے خوب حصہ لیا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان بھائیوں کے اخلاص میں برکت دے۔ اور دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے آمین ثم آمین۔

روانگی برائے کٹک حسب پروگرام خاکسار مع احباب بھدرک

دسو نگر کو ۲ر نومبر کو سورو سے بذریعہ ریل گاڑی کٹک کے لئے روانہ ہوا۔ رستہ میں بھدرک کے دوست اتر گئے۔ اور کٹک تک میرے ہمراہ مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب اور مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب آئے ۳ بجے شام ہم کٹک پہنچے۔ احباب جماعت کٹک اور مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ کرڈاپلی اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ کٹک میں مکرم سید عبد القدیر صاحب کے ہاں قیام کا انتظام تھا۔ شام کو مقامی احباب تشریف لائے۔ اور مختلف امور پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ طلباء ایجی ٹیشن کی وجہ سے پبلک جلسے کے انعقاد کا انتظام نہ ہو سکا۔

آمد کرڈاپلی اور تربیتی اجلاس کا انعقاد چونکہ کٹک میں صرف ایک رات کے لئے قیام کا پروگرام تھا۔ اس لئے ۳ر نومبر کی صبح کو ۵ بجے خاکسار اور مولوی محسن خاں صاحب مبلغ بذریعہ بس کرڈاپلی کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ گاؤں کٹک سے قریباً ۵۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہم ۹ بجے صبح کرڈاپلی پہنچ گئے۔ الحمد للہ کہ کرڈاپلی کا پورا گاؤں احمدی احباب پر مشتمل ہے جس کی آبادی پانچ سو سے زائد افراد پر مشتمل ہے

اسی شب کو گاؤں کے وسط میں ایک تربیتی اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ یہ اجلاس مکرم مولوی محسن خاں صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور اردو اڑیا نظموں کے بعد خاکسار نے ایک گھنٹہ تربیتی امور پر تقریر کی۔ جس میں احباب کرام کو قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانیوں کو مدنظر رکھیں۔ جو خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرے گا۔ خدا تعالےٰ اُسے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ حیات ابدی عطا فرمائے گا۔ نیز خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کی تنظیموں کو مضبوط بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے احباب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(باقی آئندہ)

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

جمشید پور

مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۴ء مسلم کلب ٹین پلیٹ جمشید پور میں بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ جلسہ زیر صدارت پراونشل امیر مکرم محمد سلیمان صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی اور ایک غیر احمدی دوست اصغر علی صاحب نے ایک مناجات پڑھی۔ اس کے بعد عزیزم حسام الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھی۔ سب سے پہلے مکرم عبد الحی صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ اور موجودہ پُرآشوب دور میں مسلمانوں کو تلقین کی کہ آپس کے تفرقات کو مٹا کر یکجہتی کا ثبوت دیں اور اسوۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا کر فلاح دارین حاصل کریں۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت کریمہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ کی تفسیر فرمائی اور موجودہ نازک دور میں مسلمانوں کی پراگندہ حالی کے اسباب پر روشنی ڈالی اور آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ سے نہایت ہی چیدہ چیدہ واقعات کو بیان فرما کر آپ نے سامعین پر واضح کیا کہ مسلمانوں کی نجات اسوۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی پر ہی منحصر ہے۔ آپ نے اس بات پر خوشنودی کا اظہار کیا کہ فسادات کے بعد اب یہاں کے مسلمان نماز کی طرف توجہ دے رہے ہیں اور پنجگانہ نماز کی پابندی ہو رہی ہے۔ مگر نماز سے تبھی برکت حاصل ہوگی جبکہ ہم اس کے فلسفہ پر غور کریں اور جن باتوں کا اقرار ہم نماز میں کرتے ہیں اُن کا اعادہ اپنے افعال سے بھی کریں۔ اس کے بعد صاحب صدر نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہوئے سامعین کو تلقین کی کہ یہ دونوں حقوق کا خیال رکھیں اور مکرم مولوی صاحب موصوف نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اُن پر گامزن ہو جائیں۔ آپ نے انجمن احمدیہ جمشید پور کی طرف سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ حاضرین جلسہ میں سے ایک صاحب نے جن کا نام شریف بابو ہے۔ اور جو شاعر بھی ہیں) بہت ہی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم انجمن احمدیہ کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس قسم کا جلسہ منعقد کیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہر سال ایسا ہی جلسہ ہوا کرے گا۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ جس کا سہرا قائد صاحب خدام الاحمدیہ کے سر ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

خاکسار

سید حمید الدین احمد سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ

جمشید پور

مدراس

لجنہ اماء اللہ مدراس کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم بروز اتوار بتاریخ ۱۳ر ستمبر ۱۹۶۴ء اسلامک سنٹر میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن سے جلسہ کا آغاز ہوا جو کہ صدر لجنہ بیگم محمد رفیق صاحب نے کی نعت عزیزہ ... نے پڑھی اس کے بعد "رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر مضمون محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ ہمشیرہ محترم آزاد نوجوان نے پڑھا۔ اور حامدہ محمود نے "غلاموں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک" کے متعلق مضمون پڑھ کر سنایا۔ آمنہ رفیق نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا پر توکل کے عنوان پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر صدر صاحبہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات صنف نازک پر" کے موضوع پر تقریر کی۔ النصر بیگم زلیخا نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں قصیدہ پڑھ کر بہنوں کو سنایا۔ جلسہ کے اختتام پر سلام پڑھا گیا۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خدا کے فضل سے تمام ممبرات دلچسپی لیتے ہوئے جلسہ میں کافی تعداد میں شامل ہوئیں۔ چند غیر احمدی مستورات بھی شریک جلسہ تھیں۔ عہدنامہ بھی دہرایا گیا۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور دین اسلام کو غلبہ عطا فرمائے اور ہم سب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں لہرا دیں اور ہر زبان و دل کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرنے والی ہو جائے۔ آمین

نوٹ:- اس موقعہ پر ماہ ستمبر آئی دو بچیوں شگفتہ جہاں آرا اور نصرت جہاں آرا نے بھی مضمون پڑھے جن کے عنوان تھے "ازواج مطہرات نبی کریم صلعم" اور "درود شریف کی اہمیت"۔

زاہدہ بیگم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مدراس

جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کا مشترکہ تربیتی جلسہ

مرتبہ مکرم شمس الدین صاحب احمد کا سیکرٹری تعلیم و تربیت

مورخہ ۵ر اکتوبر جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کے زیر اہتمام دوسرا تربیتی ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے میر احمد صادق صاحب ایم۔ اے جنرل سیکرٹری نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور بتایا کہ اس قسم کے اجتماع میں نئی روح پھونکنے اور افراد جماعت کو بیدار کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے

اسکے بعد مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج احمدیہ مشن آندھرا پردیش نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ خداتعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنے خلیفہ اور نمائندہ کی حیثیت سے نہایت ہی اعلیٰ اور ارفع مقام دیکر پیدا کیا ہے اور اسلئے ہی اسکی پیدائش کی غرض یہ بتائی کہ "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" یعنی ہم نے جن و انس کو صرف ہماری عبادت کیلئے ہی پیدا کیا ہے پھر فاضل مقرر نے عبادت کے معنوم کو نہایت ہی واضح رنگ میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ آجکل مسلمانوں نے قرآن کریم کو پس پشت ڈالدیا ہے اور عبادت کے صحیح مفہوم سے ہی بے بہرہ ہو چکے ہیں اسلئے خداتعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس زمانہ میں قرآن کو دوبارہ روشناس کرانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپنے بتایا کہ موجودہ دور میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرنا اور اس پر کاربند ہونا ہی ہر مسلمان کا فرض اور نصب العین ہے اسکے لئے آپنے ایک جماعت کی بنیاد ڈالی۔ فاضل مقرر نے آیۃ کریمہ "بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقیٰ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ" کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا یہ عہد کوئی نیا نہیں بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کے تمام انبیاء نے پیشگوئی کر دیا ہے براہ راست بتایا کہ یہ دار العمل اور آخرت دار الجزاء ہے۔ اس جہان میں انسان جس قسم کا عمل کریگا۔ اسکا پورا بدلہ اسے اس جہان میں ملیگا۔ اسکے بعد مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال مقیم حیدر آباد کی تقریر جماعت احمدیہ کی مالی ذمہ داریوں کے موضوع پر ہوئی۔ آپنے آیۃ کریمہ "مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ...... لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (بقرہ)" کی تلاوت اور اسکی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنی تقریر کو ۳ حصوں میں یعنی (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مالی مشکلات (۲) خداتعالیٰ کی تائید و نصرت کے وعدے پیشگوئیوں کی شکل میں (۳) خلافت ثانیہ کا قیام اور خدائی وعدوں کے مطابق کثرت اموال کی آمد اس طرح تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی صداقت اور اسکی سچائی کو سمجھنے کیلئے آپکے ابتدائی حالات مؤثر رنگ میں بیان فرمائے جماعت احمدیہ کی موجودہ مالی ترقیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے جناب انسپکٹر صاحب نے مختلف ممالک میں تعمیر مساجد

مدراس اور دیگر اخبارات اور اشاعت کتب وغیرہ کا مفصل ذکر کیا۔ صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں افراد جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعا کی ... شامل ہونے کی تحریک ...

جماعت احمدیہ کے عقائد پر عامۃ المسلمین کو غور کرنے کی دعوت

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی

جماعت احمدیہ بارہا اس امر کا اعلان کر چکی ہے کہ بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ایک سچے مسلمان اور عقائد حقہ اہل سنت والجماعت کے پابند تھے اور آپ کی جماعت بھی انہی عقائد کی پابند ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے مخالفین بالخصوص علمائے کرام عوام المسلمین کو ہمیشہ یہی یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ اور ان کے متبعین اسلامی عقائد کے پابند نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ جماعت خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی۔

پچھلے دنوں جب میں اتر پردیش کے مشہور شہر کانپور میں مقیم تھا۔ اور جماعت احمدیہ کانپور کی طرف سے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے کا اعلان کیا گیا۔ اور ہینڈبل میں یہ الفاظ درج کئے گئے کہ

"سید الاولین والآخرین خاتم النبیین
حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی سیرت پاک پر جلسہ"

تو سنجیدہ اور شریف طبقہ نے اس ہینڈبل کو دیکھ کر بے حد تعجب کا اظہار کیا اور بعد حیرت دریافت کیا کہ جماعت احمدیہ کے ہینڈبل میں تو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین لکھا گیا ہے۔ لیکن علمائے کرام جماعت احمدیہ کے خلاف یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ یہ جماعت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی ہم نے استفسار کرنے والے احباب کو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بتایا کہ ہمارے مخالف علماء کا یہ پراپیگنڈہ نہ صرف غلط بلکہ حد درجہ قابل افسوس بھی ہے

جلسہ سیرت میں خاتم النبیین کے لفظ پر سیر کن بحث بھی کی گئی اور بتایا گیا کہ ان مختصر سے الفاظ میں سیدنا و مولانا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا عظیم الشان مقام بیان کیا گیا ہے۔ اور اس امر کی بھی وضاحت کی کہ از روئے قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ فقہ اہل سنت والجماعت جن امور پر اعتقاد و عمل سے ایک انسان مسلمان مومن یا متقی کہلا سکتا ہے ہم ان پر اعتقاد رکھتے ہیں اور ان پر عامل ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

لیس البر ان تولوا وجوھکم
قبل المشرق والمغرب ولکن
البر من اٰمن باللّٰہ والیوم
الاٰخر والملائکۃ والکتٰب
والنبیین۔ واٰتی المال علٰی
حبّہ ذوی القربٰی والیتٰمٰی
والمساکین وابن السبیل
والسائلین وفی الرقاب۔
واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ
والموفون بعہدھم اذا
عاھدوا والصابرین فی
البأساء والضراء وحین
البأس اولٰئک الذین
صدقوا واولٰئک ھم
المتقون۔ (سورۃ بقرہ ع ۲۲)

ترجمہ۔ نیکی صرف یہی نہیں کہ تم مشرق و مغرب کی طرف منہ پھیرا کرو بلکہ حقیقی نیکی اس کی ہے جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں کتابوں اور نبیوں پر۔ اور اپنا مال خدا کی محبت پر قریبیوں یتیموں مسکینوں۔ مسافروں اور سائلوں کو دے۔ نیز غلاموں کو چھڑانے میں صرف کرے۔ اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے۔ اور عہد کرنے کے بعد اس کو پورا کریں۔ اور صبر کریں تکالیف و شدائد میں اور لڑائی کے وقت یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں"

مندرجہ بالا آیت میں بیان شدہ امور پر جماعت احمدیہ صدق دل سے اعتقاد رکھتی ہے اور ان پر عامل ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے افراد بفضلہ تعالےٰ مسلمان۔ مومن اور متقی ہیں۔

احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضہ کی حسب ذیل روایت سے واضح ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول
اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ بنی الاسلام
علٰی خمس شھادۃ ان لا
الٰہ الا اللّٰہ۔ وان محمدًا عبدہٗ
ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء
الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان
(مشکوٰۃ شریف۔ کتاب الایمان
بحوالہ بخاری شریف ومسلم شریف)

یعنی حضرت ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ باتوں پر ہے۔

۱۔ کلمہ شہادت یعنی اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانّ محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ کہنا
۲۔ نماز پڑھنا۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا ۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

گویا جس شخص میں یہ پانچوں باتیں پائی جائیں گی وہ آنحضرت صلعم کے فرمودہ کے مطابق مسلمان ہے۔ اور جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان پانچوں ارکان پر عامل ہے۔

فقہ حنفیہ کی رو سے اگر مسلمان کی تعریف کو دیکھا جائے تو شرح فقہ اکبر میں یوں مذکور ہے۔

"اھل التوحید وما یجب
الاعتقاد علیہ یجب ان
یقول اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ والبعث
بعد الموت والقدر خیرہ
وشرہ من اللّٰہ تعالٰی۔ و
الحساب والمیزان۔ والجنۃ
والنار حق کلہ
(شرح فقہ اکبر مصری صفحہ ۔۔)"

یعنی توحید کی جڑ اور وہ چیز جس کی وجہ سے ایک مسلمان کا اعتقاد صحیح ہوگا یہ ہے کہ ایک مکلف بالغ یہ کہے کہ اٰمنت باللّٰہ الخ کہ میں ایمان لایا اللہ تعالےٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ موت کے بعد جی اٹھنے پر اور قضا و قدر پر یعنی اس کے خیر و شر پر جو اللہ تعالےٰ سے ہے اور وہ اقرار کرے کہ حساب و کتاب اور میزان اعمال۔ اور جنت و جہنم سب حق ہے"۔

بانی جماعت احمدیہ اور آپ کے متبعین کا ان جملہ امور پر بفضلہ تعالےٰ ایمان ہے۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی بیشمار تحریرات بطور ثبوت پیش کی جا سکتی ہیں۔ میں بطور نمونہ مشتے از خروارے حضور کی چند تحریریں پیش کرتا ہوں۔

۱۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۔۔ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے بزرگو اے مولویو اے قوم کے منتخب لوگو! خدا تعالےٰ آپ لوگوں کی آنکھیں کھولے۔ غیظ و غضب میں آکر حد سے مت بڑھو۔ میری اس کتاب کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھو کہ ان میں نور اور ہدایت ہے۔ خدا تعالےٰ سے ڈرو اور اپنی زبانوں کو تکفیر سے تھام لو خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ میں ایک مسلمان ہوں۔ اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ۔ فاتقوا اللّٰہ ولا تقولوا لست مسلمًا واتقوا الملک الذی الیہ ترجعون؟

۲۔ رسالہ آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقاید پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں۔ اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں؟

۳۔ حضرت اقدس اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے کشتی نوح کے صفحہ ۲۱ و ۲۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"سوا اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے ..

..... عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے"۔

کانپور کے سیرت کے جلسہ کے ذریعہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے خلاف پھیلائی گئی جب غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ علماء کا پروپیگنڈہ صداقت پر مبنی نہیں اور سمجھدار طبقے پر اس کا اثر ہوا تو بعض شرارت پسند لوگوں نے ایک نیا سوال اٹھا کر ہمارے متعلق فضا کو خراب کرنا چاہا اور وہ یہ کہ تم عوام المسلمین کو کیا سمجھتے ہیں مسلمان یا کافر۔

چنانچہ کانپور کے ایک دوست شفاء حسین شمسی صاحب کی طرف سے مجھے حسب ذیل

پرچہ ملا۔

"جناب بشیر احمد صاحب (مبلغ جماعت احمدیہ) السلام علیکم

عرض ہے کہ میں صرف جناب سے اتنا معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جو مسلمان جماعت احمدیہ (قادیان) میں داخل نہیں ہوئے اُن کو آپ حضرات مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر؟"

مشتاق حسین شمسی
لساملی بازار کانپور
۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۴ء

اس کے جواب میں خاکسار نے تحریر کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی مکرمی مشتاق حسین شمسی صاحب
السلام علیکم۔

آپ کا پرچہ ملا۔ آپ کا سوال مبہم ہے اور واضح نہیں۔ براہ کرم اس کی وضاحت کریں کیونکہ بانی جماعت احمدیہ نے ابتداءً کسی پر کافر ہونے کا فتویٰ صادر نہیں فرمایا بلکہ علمائے کرام نے آپ پر کفر کے فتوے صادر کئے۔ باوجودیکہ آپ جملہ ارکان اسلام کو تسلیم کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت مرزا صاحب اپنی مشہور تصنیف حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے بیس کروڑ مسلمان اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا ہے۔ حالانکہ ہماری طرف سے تکفیر میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے۔ . . . کیا کوئی مولوی یا کوئی مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتوائے کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگادیں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۲۰)

خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ
نزیل کانپور

ہر ذی ہوش اور عقل مند میرے جواب کو پڑھ کر یہ اطمینان کرے گا کہ شمسی صاحب کے سوال کا جواب آگیا ہے مگر شمسی صاحب نے مجھے ایک اور پرچہ بھجوایا جس کا مضمون حسب ذیل ہے:۔

مکرمی بشیر احمد صاحب السلام علیکم
(مبلغ جماعت احمدیہ قادیان)

"جناب کا جواب ملا پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ میں نے تو جناب سے صرف اتنا سوال کیا تھا کہ عوام المسلمین جو کہ جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے وہ آپ حضرات کے نزدیک مسلمان ہیں یا کافر؟ جواب میں جناب نے فرمایا کہ علماء نے پہلے ہم کو کافر ٹھہرایا۔ کیا دیانت داری کا یہی تقاضا ہے کہ اگر کوئی فرد کسی فرد کو گالی دے تو اس کا خمیازہ عوام المسلمین کو بھگتنا پڑے۔ ہم آپ سے ان علماء کے متعلق سوال نہیں کر رہے ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتوے صادر فرمایا ہم عوام المسلمین کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہیں جن کو آپ اپنے جلسہ سیرت میں مدعو کرتے ہیں اور جو مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کو آپ حضرات کافر سمجھتے ہیں یا مسلمان۔

مشتاق حسین شمسی
لساملی بازار کانپور
۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۴ء

اس کے جواب میں خاکسار نے حسب ذیل پرچہ تحریر کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی مکرمی مشتاق حسین شمسی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دوسرا پرچہ ملا۔ میں تو اپنے پہلے پرچہ میں مفصل جواب دے چکا ہوں اس پر غور کرنا آپ کا کام ہے۔

اس پرچہ میں آپ نے عوام المسلمین کو علماء سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ عوام المسلمین علماء کی تابعداری میں ہوتے ہیں۔ تاہم اگر عوام المسلمین کے نزدیک علماء کے فتاویٰ درست نہیں تو عوام المسلمین کو اعلان کرنا چاہیئے کہ وہ علماء کے فتووں سے متفق نہیں اور ان کے نزدیک حضرت مرزا صاحب اور ان کے متبعین کافر نہیں۔

پس جب تک علماء کے وہ فتوے جن میں حضرت مرزا صاحب کو کافر گردانا گیا ہے موجود ہیں اور عوام المسلمین ان فتووں کی تائید میں ہیں۔ اس وقت تک ہر عقلمند یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ جو لوگ ایک مسلمان کو کافر کہیں گے بموجب حدیث نبوی مسلم وہ کفر الٹ کر انہی پر پڑے گا پس آپ براہ کرم مطلع کریں کہ آپ اپنے کو زمرہ علماء میں شامل کرتے ہیں یا زمرہ عوام المسلمین میں۔ اگر زمرہ عوام المسلمین میں آپ شامل ہیں تو آپ حضرات مرزا صاحب کو اور ان کے ماننے والوں کو کیا سمجھتے ہیں مسلمان یا کافر۔ فما هو جوابكم فهو جوابنا

خاکسار
بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل کانپور
۲۷/۱۰/۶۴

اس جواب کے بعد مجھے شمسی صاحب کی طرف سے مزید کوئی پرچہ نہیں ملا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب یقیناً وہ اصل حقیقت تک پہنچ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں وضاحت سے تحریر فرمایا ہے کہ

"یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جبکہ قریباً دوسو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کفر کا فتوے لکھا گیا اور انہیں کے فتوے سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے تو اب اس بات کا سہل علاج ہے اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو ان کو چاہیئے کہ ان مولویوں کے بارہ میں ایک اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کردیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۶۴)

اس زمانہ میں علمائے کرام نے تو تکفیر بازی کو ایک محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے علماء کرام مسلم کی تعریف پر اتفاق نہ کر سکے اور لفظ مسلم کی مختلف تعریفوں کو سن کر جناب جسٹس منیر صاحب اور ایم۔ آر کیانی صاحب کو یہ لکھنا پڑا۔

"ان متعدد تعریفوں کو جو علماء نے پیش کی ہیں پیش نظر رکھ کر کیا ہماری طرف سے کسی تبصرہ کی ضرورت ہے۔ بجز اس کے کہ دین کے کوئی دو عالم بھی اس بنیادی امر پر متفق نہیں ہیں اگر ہم اپنی طرف سے "مسلم" کی کوئی تعریف کردیں جیسے ہر عالم دین نے کی ہے اور وہ تعریف ان تعریفوں سے مختلف ہو جو دوسروں نے پیش کی ہیں تو ہم کو متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اگر ہم علماء میں سے کسی ایک کی تعریف کو اختیار کرلیں تو ہم اس عالم کے نزدیک تو مسلمان رہیں گے لیکن دوسرے تمام علماء کی تعریف کی رو سے کافر ہو جائیں گے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۳۵)

اور در اصل اس وقت اسلام کا کوئی فرقہ ایسا نہیں جس پر دوسرے فرقہ کے علماء کی طرف سے کفر کا فتوے صادر نہ ہو چکا ہو۔ چنانچہ اس تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں آگے جاکر لکھا ہے کہ

"جب دیوبندیوں کا ایک فتویٰ (EX. D. E. 15) جس میں اثنا عشری شیعوں کو کافر و مرتد قرار دیا گیا ہے۔ عدالت میں پیش ہوا۔ تو کہا گیا کہ یہ اصلی نہیں بلکہ مصنوعی ہے۔ لیکن جب مفتی محمد شفیع نے اس امر کے متعلق دیوبند سے استفسار کیا تو ان کو دارالعلوم کے دفتر سے اس فتویٰ کی ایک نقل موصول ہوئی جس پر دارالعلوم کے تمام اساتذہ کے دستخط ثبت تھے اور ان میں مفتی محمد شفیع صاحب کے دستخط بھی شامل تھے۔ اس فتویٰ میں یہ لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت صدیق اکبر کی صحابیت پر ایمان نہیں رکھتے اور جو لوگ حضرت عائشہ کے قاذف ہیں اور جو لوگ قرآن میں تحریف کے مرتکب ہوئے وہ کافر ہیں . . . . . شیعوں کے نزدیک تمام سُنّی کافر ہیں اور اہل قرآن یعنی وہ لوگ جو حدیث کو غیر معتبر سمجھتے ہیں اور واجب التعمیل نہیں مانتے متفقہ طور پر کافر ہیں اور یہی حال آزاد مفکرین کا ہے۔ اس بحث کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ شیعہ سنی، دیوبندی اہل حدیث اور بریلوی لوگوں میں سے کوئی بھی مسلم نہیں۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۳۶)

کسی نے کیا سچ کہا ہے ؎

امت کو بانٹ ڈالا کافر بنا بنا کر
اسلام اے فقیہو ممنون ہے تمہارا

پس میں عوام المسلمین سے باادب درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ کے عقائد پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور ان علماء کے فتووں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بعد غور و امعان وہ جس نتیجہ پر پہنچیں اس کا برملا اظہار کریں۔ کیونکہ سچ یہ ہے کہ سے

[illegible]

تفسیر کبیر سے ایک اقتباس

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ روپیہ بیشک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے سیلے شرک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو۔ اور کچھ روپیہ اپنی عارضی ضرورت کے لئے جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گذر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کا تابع نہیں"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۳۹)

خاکسار:۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا:۔ برادرم کا مونیم سید انیس احمد ماہ نومبر ۱۹۷۰ء کے آخر میں ہائر سکنڈری امتحان کا ٹسٹ دینے والا ہے اور اس کا سالانہ امتحان ماہ مارچ میں ہونے والا ہے۔ لہٰذا تمام صحابہ کرام سے حضور اور درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے عموماً درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اسے اپنے خاص فضل سے دونوں امتحانوں میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:

سید شجاع الدین احمد احمدی کٹک

سیکرٹریان امور عامہ توجہ فرمائیں

گذشتہ دنوں تمام سیکرٹریان امور عامہ یا صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں چار قسم کے فارم بذریعہ بُک پوسٹ بھجواتے ہوئے علیحدہ تفصیل چٹھیاں بھی بھجوائی جا چکی ہیں۔ اور اخبار بدر میں متعدد بار اعلانات بھی کروائے جا چکے ہیں کہ

(۱) صرف ایسے قابل شادی اناث و ذکور کے کوائف مرکز میں بھجوائے جائیں جن کی شادیاں اپنے رشتہ داروں میں یا مقامی طور پر اور ارد گرد کے قریبی علاقہ میں بھی سطے پانی مشکل ہوں

(۲) تمام افراد جماعت (شیر خوار بچوں تک) کی مردم شماری مطابق ارسال کردہ فارم مرتب کر کے بھجوائی جائے۔ اور ارد گرد کے ایسے احمدی بھی شامل کر لئے جائیں جو ملازمت یا کاروباری سلسلہ میں مقیم ہوں اور وہ کسی جماعت کے باقاعدہ فرد نہ بن سکتے ہوں

(۳) ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ کارگذاری بھجوانے کا تسلی بخش انتظام کیا جائے تاکہ مرکز کو مقامی جماعت کے پیش آمدہ حالات کا علم ہوتا رہے۔

مگر افسوس ہے کہ ابھی تک بہت کم جماعتوں نے ان اعلانات پر توجہ کر کے فارم مکمل کر کے بھجوائے ہیں اور معتدبہ حصہ ایسا ہی ہے جن کی طرف سے ابھی تک فارموں کی رسید تک کی بھی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ان ذمہ دار عہدہ داران کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ

(۱) قابل شادی افراد کے کوائف ہر جماعت کی طرف سے جلد از جلد مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں کیونکہ بعض جماعتوں میں لڑکوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور بعض جگہوں میں لڑکیوں کی زیادتی ہے اور عدم علم کی بناء پر دونوں جگہوں کے لئے رشتہ طے کرانے کے معاملات سخت پریشان کن بن رہے ہیں۔ اور ان کا حل اسی طرح ممکن ہے کہ مرکز میں ہر جگہ کے قابل شادی افراد (اناث و ذکور) کے کوائف پہنچ جائیں تاکہ مرکز بھی رشتہ ناطہ کی مشکلات حل کرنے کی سعی کر سکے۔

(۲) اسی طرح احباب جماعت کی کئی سالوں سے مردم شماری نہیں ہو سکی جس کا تعلق مفاد سلسلہ سے ہے اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو۔ فارم مردم شماری بھی مکمل کر کے بھجوائے جانے از بس ضروری ہیں لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ جن جماعتوں کو فارم ابھی تک نہیں پہنچ سکے وہ اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بھجوا دیئے جائیں اور جن کو پہنچ چکے ہیں وہ سستی سے کام نہ لیں۔ اور فارم جلد از جلد پُر کر کے واپس ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

شکرانہ فنڈ

مخلصین جماعت کا یہ طریق ہے کہ وہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح کے موقعہ پر، شادی، بچہ کی پیدائش، مکان کی تعمیر امتحان میں کامیاب ہونے، حادثات سے محفوظ رہنے، بیماری سے شفا پانے اور غموں سے نجات ملنے کے مواقع پر اپنے حقیقی محسن اللہ تعالیٰ کے حضور بطور شکرانہ کے کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کیا کرتے ہیں۔ تا دین اسلام کی ضروریات مد نظر رہیں۔ اور ان کے پورا کرنے میں ان کا بھی حصہ ہو۔ سو احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہر ایسے موقعہ پر دین اسلام کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے مناسب حال صاحب قادیان کے نام شکرانہ فنڈ میں کچھ نہ کچھ رقم بھجوا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

خاکسار: ناظر بیت المال قادیان

خبریں

جے پور ۱۶ نومبر۔ یہ دھان منتری شری لال بہادر شاستری نے سیکر (راجستھان) میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چین نے ایٹمی تجربہ کے بعد ملک کے لئے جو دفاعی ضروریات پیدا ہوتی ہیں بھارت سرکار ان پر غور کر رہی ہے۔ وہ ملک کی دفاعی صلاحیت کو بڑھانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ لیکن موجودہ اقتصادی حالات میں بھارت ایٹم بموں کی دوڑ میں دوسرے ملکوں کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا۔ شری شاستری نے کہا کہ ملک کو درپیش مسائل درپیش ہیں انہیں حل کرنے کے لئے عوام کا تعاون درکار ہے۔ میں نے پلاننگ کمیشن سے کہا ہے کہ اگلے پلان میں سماج کے غریب اور کمزور طبقہ پر خاص توجہ دی جائے گی۔ اناج کی کمی ہمارے لئے شرمناک بات ہے۔ آج دیہات بھی لیڈی اناج کے منتظر ہیں۔ شری لال بہادر شاستری نے سیکر کے قریب ایک دیہاتی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چین ہمارا دشمن ہے۔ وہ ایک بڑا ملک ہے۔ اور اس کے ذرائع وسیع ہیں۔ وہ ہمیں ڈرانا چاہتا ہے۔ لیکن ہمیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ آج امن اور عالمی تعاون کے متعلق بین الاقوامی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بھارت کے سابق وزیر معدنیات شری کیشو دیو مالویہ نے کہا کہ بھارت اپنے پڑوسیوں کے ساتھ امن سے رہنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے پاکستان کو شکست نہ کرنے کے ارادہ کا اعلان کیا۔ بھارت نے ان جھگڑوں کے بارے میں جاننے کی جانب سے پیش کش کی تھی۔ مگر پاکستان نے یہ پیش کش مسترد کر دی۔ وہ پڑوسی چین بھی اپنے سرحدی جھگڑے کو بات چیت سے طے کرنے کے لئے کولمبو تجاویز منظور کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ چین نے اب ایٹم بم کا تجربہ کیا ہے جس سے بعض علاقوں میں قدرتی طور پر تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ بھارت نے اپنا ایٹمی طاقت کو پُر امن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا ... پابند ہے۔ اور امید ہے کہ چار دیواری بھی دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اس کی سراہنا کرے گا۔ اگر چین ایٹم بم کا دھماکہ کرکے ہمیں ڈرانا چاہتا ہے تو اس سے کسی کو فائدہ نہ ہوگا۔ چین کو جارحیت ترک کرکے دوسروں کا نقطۂ نگاہ سمجھنا چاہئے۔

چنڈی گڑھ ۱۶ نومبر۔ پنجاب پردیش کانگرس کی ایگزیکٹیو کمیٹی نے آج سابق ریاستی حکمرانوں کے وظائف ادا...

خصوصی حقوق اور مراعات ختم کرنے کی سفارش کی اس نے یہ رائے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ایک سرکلر کی بنا پر ظاہر کی ہے۔ جس نے اس بارے میں تمام پردیش کانگرس کمیٹیوں سے رائے طلب کی ہے۔ پنجاب کانگرس کمیٹی نے قرار دیا ہے کہ سابق ریاستی حکمرانوں کے لئے وظائف کا دوسرا ... اور انہیں سپیشل حقوق عطا کرنے سوشلسٹ سماج کے آدرش سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اجلاس کی صدارت نائب صدر چوہدری امر سنگھ نے کی۔ اور اس میں وزارت کے نمائندوں کے طور پر شری دربارا سنگھ ہوم منسٹر۔ شری پربودھ چندر وزیر تعلیم۔ چوہدری سندر سنگھ ڈپٹی منسٹر شری رام پرتاب گرگ چیف پارلیمنٹری سیکرٹری نے شرکت کی۔ جبکہ کابینہ منسٹری کامریڈ رام کشن اس میں شامل نہ ہو سکے۔

حیدرآباد ۱۶ نومبر۔ مرکزی وزیر شری سی سبرامنیم نے یہاں ایک انٹرویو میں بتایا کہ کیرالہ کو ہر ماہ ۶۵ ہزار ٹن چاول اور ۳۰ ہزار ٹن گندم درکار ہے۔ چاول کا کوٹہ آندھرا سے پورا کیا جائے گا۔ اگر میرے مستعفی ہونے سے غذائی مسئلہ حل ہو سکے تو اس کے لئے میں تیار ہوں۔

حیدرآباد ۱۶ نومبر۔ اخبار پرتاپ میں شائع شدہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت سرکار پاکستان سے مزید پچاس ہزار ٹن چاول خریدنے کی بات کر رہی ہے اس سے پہلے جو ۵۰ ہزار ٹن چاول خریدا گیا تھا۔ اس میں ۳۲ ہزار ٹن پہنچ چکا ہے۔ اور باقی آئندہ ماہ پہنچنے والا ہے۔ پاکستان کے سرکاری حلقے اس سپلائی کو اپنی بخشش قرار دے رہے ہیں۔ کل رات پاکستان ریڈیو کے قومی پروگرام میں ایک بیہودہ تبصرہ میں کہا گیا کہ جنوبی بھارت میں اناج حاصل کرنے کے لئے لمبی لمبی قطاریں لگی رہتی ہیں۔ اور کئی لوگوں کو اناج ملنے سے پہلے ہی ان کی روح جسم کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ پاکستان کے سرکاری حلقے بھارت میں اناج کی قلت کی وجہ یہ قرار دے رہے ہیں کہ بیشتر روپیہ فوجی تیاریوں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

بغداد ۱۶ نومبر۔ عراق کے صدر مارشل عارف نے اسرائیل اور سیریا (شام) تصادمات کے پیش نظر اسرائیل کے مقابلہ میں سیریا کی مدد کرنے کے لئے عراقی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ ان کے تصادمات سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے سیکیورٹی کونسل کا ہنگامی اجلاس آج رات ہونے والا تھا۔ اجلاس بلانے کی درخواست اسرائیل اور سیریا دونوں نے کی تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے پر جارحانہ کارروائیوں کا الزام لگایا ہے۔

کوہیما ۱۶ نومبر۔ روپوش ناگاؤں کی بین الاقوامی نمائندگی اور صلح جوئی کا آخری پردہ کھل گیا ...

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج تبلیغ یو۔پی کا پروگرام دورہ تبلیغی و تربیتی

از مکرم ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ یو۔پی کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ ذیل کے پروگرام کے مطابق کر رہے ہیں۔ ان جماعتوں کے عہدیداران واحباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکرم مولوی صاحب کے آنے سے قبل تبلیغی و تربیتی پروگرام ترتیب دے دیں تاکہ موصوف کی آمد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	شاہجہانپور	۱۷-۱۱-۶۴	۲	۱۹-۱۱-۶۴	-
۲	لکھنؤ	- ۱۹ -	۱	۲۱	-
۳	گونڈہ	- ۲۱ -	۲	- ۲۳ -	-
۴	فیض آباد	- ۲۳ -	۲	- ۲۵ -	-
۵	کانپور	- ۲۵ -	۳	- ۲۹ -	-
۶	کھدرہی	- ۲۹ -	۱	- ۳۰ -	-
۷	بنارس	- ۳۰ -	۲	۲-۱۲-۶۴	-
۸	کانپور	۲-۱۲-۶۴	۱	- ۳ -	-
۹	امروہہ	- ۳ -	۲	- ۷ -	-
۱۰	دہلی	۷-۱۲-۶۴	-	-	-

تار تیار ہو گیا۔ جبکہ انہوں نے نہایت ڈھٹائی سے یہ مطالبہ کر دیا کہ بھارت سرکار ناگالینڈ کو خالی کر دے۔ اور بھارت سرکار کے ساتھ سیاسی تصفیہ کے لئے ان کی واحد قابل قبول شرط یہی ہوگی۔ روپوش ناگاؤں نے امن مشن کے ممبر پادری سکاٹ کی وساطت سے ایک خط بھارت سرکار کے وفد کے رہنما شری راؤ کو ... ایسی گزیر یا تک پہنچایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ناگالینڈ کے مسئلہ کا سیاسی تصفیہ اسی بنیاد پر ہو سکتا ہے کہ بھارت سرکار ناگالینڈ کو خالی کر دے اور اگر وہ اس آدھار پر مسئلہ کا سیاسی تصفیہ کرنے سے انکار کرے تو یہ جھگڑا بین الاقوامی عدالت میں یا کسی بین الاقوامی ادارہ میں پیش کر دیا جائے خواہ اسے بھارت پیش کرے خواہ کوئی اور ملک۔ اس خط کی موصول کے بعد شری گن دیو یا نئی دہلی روانہ ہو گئے۔ بھارتی فوج افواج کے کمانڈر انچیف جنرل جے این چودھری آج کوہیما پہنچنے والے تھے۔ روپوش ناگاؤں نے یہ جواب شری گن دیو یا کے اس مطالبہ پر دیا ہے کہ روپوش ناگا واضح کر دیں کہ اس مسئلہ کے سیاسی تصفیہ کے لئے ان کی قطعی شرائط کیا ہیں۔

امرتسر ۱۶ نومبر۔ کابینہ منسٹری کامریڈ رام کشن نے گوبند گڑھ کے میدان میں ایک بڑے ہجوم کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

لوگ پنجاب سرکار کو کمزور سمجھتے ہیں۔ مگر میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ پنجاب سرکار کمزور نہیں ہے اور اس نے ان چار مہینوں میں ترقی کی ہے وہ اس سے پہلے کسی بھی صوبائی سرکار نے نہیں کی۔ ہم نے ان چار مہینوں میں جو کام کر دکھایا ہے دوسری سرکاریں چار سالوں میں بھی نہیں کر پائیں۔ آپ نے کہا کہ میں مانتا ہوں کہ ملک میں مہنگائی ہے مگر یہ تو ہندوستان بھر کا مسئلہ ہے اکیلے پنجاب کا نہیں۔ پھر بھی پنجابی بڑے خوش قسمت ہیں کہ اس مہنگائی کے زمانہ میں بھی پنجاب دوسرے صوبوں کی رہنمائی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب سے چاول کی ۱۰۰ گاڑیاں مرکز کو بھیجی گئی ہیں۔